۲۴؍ اپریل ۱۹۱۴ء

خطبہ نکاح

مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں تو باتیں سُناتا ہوں اور درد سے سناتا ہوں۔ میں تم سے بعضوں پر اس لئے ناراض ہوں کہ میری ایسی ایسی درد بھری نصائح کو سن کر بھی تمہارے دل نہیں پسیجتے۔ مجھے کوئی راہ ایسی نظر نہیں آتی جس سے تم سمجھ جاؤ۔ دنیا کے ہر ایک کام میں عربی زبان کا تعلق پایا جاتا ہے۔ دیکھو جب کوئی کسی سے ملتا ہے تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتا ہے جس میں دوسرے کے لئے ایک نہایت لطیف دعا ہے اور اگلا آدمی بھی وَ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ کہتا ہے۔ کسی چیز کا انکار کرنا ہو تو "لاحول" پڑھا جاتا ہے۔ کوئی عظمت کی بات نظر آتی ہے تو "سبحان اللہ" کہتے ہیں۔ غرض کہ روزہ، حج، زکوٰۃ اور انسان کے لئے نشست و برخاست، حرکات و سکنات اور چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے، ہر ایک کام میں عربی کا ایک حصہ مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ایسی بہت سی مفید باتوں کو غالباً آٹھویں صدی سے مسلمانوں نے چھوڑ دیا ہے۔ پھر کس قدر مصیبت کی بات ہے۔ ہر ایک کام میں عربی زبان کا ایک حصہ ہے جس سے

معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی مشترکہ زبان اگر کوئی ہے تو محض عربی ہے۔ خطبہ نکاح بھی عربی میں ہے۔ حدیث میں تم نے پڑھا تھا کہ شادی لوگ کیوں کرتے ہیں؟ بعض اس لئے کہ عالی خاندان لڑکی ملنے سے اس کے ساتھ بہت سامال آئے گا اور بعض لوگ مال کی پرواہ نہیں کرتے۔ جمال پر لٹو ہوتے ہیں۔ بعض قومیت پر مرتے ہیں۔ ایک آدمی نے مجھ سے کہا کہ میری شادی کرادیں۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ تم شادی کیوں کرتے ہو؟ کہنے لگا گھر بند رہتا ہے۔ عورت گھر ہوگی تو دروازہ کھلا رہے گا۔ اسی طرح ایک اور سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ محض روٹی پکانے کی خاطر شادی کرنا چاہتا ہے۔ بعض کسی رنج پہنچنے سے رنج پہنچانے والے کی لڑکی سے شادی کر کے اپنا دل شاد کرنا چاہتے ہیں۔ بعض اپنی لڑکی اس لئے دوسروں کو دیتے ہیں کہ اپنی لڑکی کے ذریعہ دوسروں کو گزند پہنچائیں۔

غرض کہ بیسیوں قسم کے لوگ ہیں جو کسی خاص اپنے مطلب کو مدنظر رکھ کر شادی کرتے ہیں جن کو دینی اغراض سے بالکل ہی پرواہ نہیں ہوتی۔ حالانکہ رسول کریمؐ اور قرآن مجید کا منشاء صرف یہ ہے کہ شادیاں دینی اغراض پر مبنی ہوں۔ شادی ہونے سے ایک مدرسہ کھل جاتا ہے۔ لڑکی لڑکے کو ایسے ایسے کام کرنے پڑتے ہیں جن کی ان کو قبل از شادی ہرگز بھی خبر و واقفیت نہیں ہوتی۔ پھر لڑکی کو تو ایسی جگہ جانا پڑتا ہے جہاں کے حالات سے وہ بالکل ناواقف ہوتی ہے۔ ہندوستان میں لوگ عورتوں کو فرائض شادی و نکاح کے علم نہیں سکھاتے۔ یہاں تک کہ حیض و نفاس تک کے امراض کی عورتوں کو خبر نہیں ہوتی کہ یہ کیا بلا ہے اور کس بلا کا نام ہے؟ تعلیم و تربیت عورتوں کی بہت کم رہ گئی ہے۔ مرد چاہتا ہے کہ جیسا میں نے ہومر اور شیکسپیئر اور اور لوگوں کے ناول پڑھے ہیں' میری بیوی بھی ایسی ہی ہو اور ایسے ہی ناز و نخرے میری عورت کو بھی آتے ہوں جیسے کہ اکثر ناولوں میں پڑھ چکا ہوں۔

ہمارے مولا کو چونکہ یہ سب باتیں معلوم تھیں' اس لئے اس نے لِتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا (الروم:۲۲) فرمایا ہے یعنی شادی سے تم کو بڑا آرام ہوگا۔ اور چونکہ عورتیں بہت نازک ہوتی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان سے ہمیشہ رحم و ترس سے کام لیا جائے اور ان سے خوش خلقی اور حلیمی برتی جائے۔ مجھے پنجاب اور ہند کی عورتوں پر خاص کر ترس آتا ہے کہ یہ بیچاری ہر ایک کام سے ناواقفیت رکھتی ہیں۔ عرب کی عورتیں بڑی آزاد ہوتی ہیں اور وہ اپنے حقوق طلب کرنے میں بڑی ہشیار ہوتی ہیں۔

پھر باوجود ان کے بہت ہی بے باک اور بے دھڑک ہونے کے کسی کو جرأت نہیں کہ ان کو کوئی کچھ کہہ سکے یا ان پر کوئی حرف لا سکے۔ اور فرمایا کہ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (النساء:۲۰) جہاں تک ہو سکے ان سے بھلائی کرو۔ تم ان سے نیکی کرو پھر اللہ تعالیٰ تم کو اس کے عوض بہتر سے بہتر اجر دے گا۔

چونکہ میرا مطالعہ بہت ہے اور مرد عورتوں کو اکثر درس دینے کا مجھے موقع ملا ہے اس لئے مرد اور عورتوں کی طبائع کا مجھے خوب علم ہے اور ان کی فطرت سے خوب واقف ہوں۔ میرے خیال میں عورتیں چشم پوشی اور ترس کی مستحق ہیں۔

بیاہ کے سبب دو عظیم الشان جماعتوں میں ربط و اتحاد پیدا ہو جاتا ہے اور کئی بھائی بہنیں نئی پیدا ہو جاتی ہیں۔ میدان رشتہ داری وسیع ہو جاتا ہے۔ زیادہ کیا کہوں یہ کہانی بڑی دردناک ہے اور میرے دل میں اس قدر کام ہیں کہ دم بھر کی بھی فرصت بڑی مشکل سے ملتی ہے۔ میرے روز مرہ کے سارے کاموں کا پورا ہونا محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر دارومدار رکھتا ہے۔

پھر طرفین کے لڑکے اور لڑکی اور ان کے سرپرستوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب کی لڑکی مسماۃ جنت بی بی کا نکاح منشی عبدالرزاق صاحب کے لڑکے مسمی خلیل الرحمٰن کے ساتھ بمہر ایک ہزار روپیہ قرار پایا ہے۔ آپ سب لوگ دعا کریں کہ یہ تعلق دونوں کے واسطے اللہ کریم بابرکت کرے۔ ہمارا دل یہ بھی چاہتا ہے کہ لڑکیاں بھی ایک طرف ہوا کریں مگر مسلمانوں نے ابھی تک ترقی نہیں کی اس لئے ہمارا دل یہ بات کہنے سے ڈرتا ہے۔ خدا تعالیٰ مسلمانوں کی حالت پر رحم فرمائے۔ آمین

(بدر جلد ۱۳ نمبر ۹ --- یکم مئی ۱۹۱۳ء صفحہ ۹)

☆-☆-☆-☆